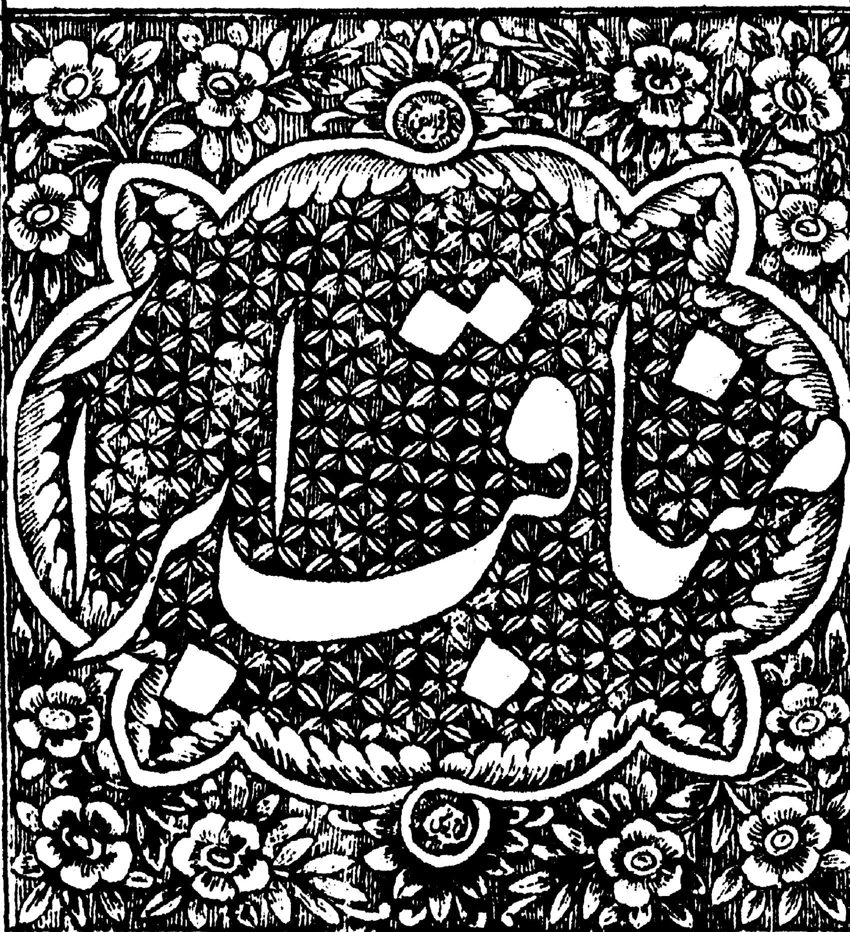
بیمن توفیق خالق زمین و آسمان نسخہ



در مطبع فیض احمدی شیخ احمد طبع شد

قصیده در مناقب ابرار تصنیف میان عاجز شاه صاحب سلمه الله تعالی

بسم الله الرحمن الرحیم

لکھ سکی کب خامۂ عاجز ثنائی کبریا | جبکہ لا احصی ثنا بولین امام الانبیا
کب قلم سی نعت اوس شہ کی ہو ادا ہووی رقم | جسکا ہو قرآن مین مداح یار و خود خدا
کس سی ہو توصیف آل پاک و اصحاب نبی | جنکی ہون وصاف یار و خود محمد مصطفا
کشتی آل نبی پر جو ہوا یارو سوار | ہو گیا بس پار بحر جرم سی وہ باوفا
اقتدا جسنی کیا اصحاب کا جو ہین نجوم | اوسنی راہ راست پائی اور ہدایت پر ہوا
ہو وین نازل رحمتین دن رات بر حضرت رسول | ہی دعا میری یہی اللہ سی صبح و مسا
آل اور اصحاب ونکی پر بہی ہووین رحمتین | جنسی دین حق جہان مین صاف روشن ہو گیا
تابعین پر اور تبع تابعین پر ہو سلام | اور اونپر جو کہ ہین خلقت مین دین کی پیشوا
ق
اوسپہ سراج امت احمدی وہ امام الکل جو ہین | جنکی کنیت بو حنیفہ اور نعمان نام تہا
اونپہ رحمت یا الہی ہووی نازل مدام | کیونکہ دین مصطفی نی اون سی ہی پائی جلا
عابد و زاہد وہ ایسی تہی کہ بس بالاتفاق | جا بجا لکہا ہی سب نی اونکا ورع و اتقا
ہین وہ دین مصطفی کی یارو بس بیشک چراغ | جنکی باعث تا قیامت دین روشن ہوئیگا
ہین مناقب ونکی اتنی جو کہ مین اونکو لکہون | کتنی ہی جلدین بہین تو ہون نہ پوری ہی فقا
لیک کچہہ لکہتا ہون مین بہی تیمنا و تبرکا | جتنا ذرہ ریت سی قطرہ ہو دریا سی سنہا

اون کتابون سی مین لکھتا ہون کہ جو ہین معتبر
سب عرب کی اور عجم کی عالمان باعمل
اب شروع کرتا ہون یارو سن مطلب تم سنو
پڑہ کی لاحول اور اعوذ اسکو کرتا ہون شروع
ہی روایت یہہ ابو یوسف سی ای میری اخی
اور کہتی ہین محدث اور مورخ اتفاق
اون مین سی تہی ایک انس مالک کے بیٹے ای عزیز
دوسری بیٹی ابی اوفا کی عبد اللہ نام
تیسری بیٹی ہین سعد ساعدی کی جو سہیل
چار ہین وہ ابو طفیل عامر ہین ابن واثلہ
متفق ہونا ہی ان چارونکا در وقت امام
تابعی اور ہین جو نووی شافعی کہتی ہین وہ
بیٹی عبد اللہ کی جابر معقل و ابن انیس
اور جزء کی بیٹی عبد اللہ بس یہہ سب کی سب
اور انسی ہی روایت بو حنیفہ نی کی
اور نووی شافعی لکھتی ہین یون تہذیب مین
تابعی کہتی ہین اوسکو حسب قول معتبر
صحبت و مجلس اوس مین شرط ہی ای یار من
بر جناب بو حنیفہ حضرت نعمان تو
جنکی حق مین سابقون الاولون قرآن مین ہی
مرتبہ یہہ تابعی ہونیکا جز حضرت امام
کیونکہ ہین وہ جو امام مالک اونکا ای اخی

ق
ق

جلسے فتوی بامذہب و لامذہب لکھین سدا
اونکو جانین معتبر اور اونسی لین اہدا
بامذہب خوش ہونگی اس سی لامذہب ہونگی خفا
تا حمایت اور حفاظت مین اسی رکھی خدا
سن اسی مین ہوی پیدا امام الاتقیا
رو برو وہی اونکی کتنی ہی صحابی ای فتا
جلسی کی ہین تین حدیثین نقل بی ریب و ریا
جلسی ہی کی ہی روایت ایک حدیث ای آشنا
اون سی ہی گیارہ برس کی عمر مین ملنا ہوا
اون سی ہی بیشک ملی ہینگی امام الاولیا
اور روایت ہی ہی ثابت انسی کفوی نی کہا
اپنی تالیفات مین اس طرح سی ای باحیا
عائشہ عجرد کی بیٹی ابن اسقع ای فتا
وقت مین تہی بو حنیفہ کی ای پر حیا
دیکہہ لی طحطاوی جسکو شبہہ کچھ ہو ذرا
کی انس سی ملنا بیشک بو حنیفہ کا ہوا
جو ملاقات صحابہ سی مشرف ہوگیا
جلسی بعضون نی لکھا ہی اسکو حجر نی جا
تابعی ہر قول کی ہین وہ موافق باہدا
حق تعالی نی کرم سی اپنی بس فرما دیا
اسکو بس چارون امامون مین سی حضرت کو ملا
نوی یا ستانوی مین ہی تولد بس ہوا

احتمال اسکا نہیں اتنی ملی ہوں تو طفیل
سے یوں تصریح کرتی ہیں جو ہیں ابن صلاح
شافعی شاگرد مالک اور محمد ہیں سنو
ابن حنبل شافعی کی ہیں جو شاگرد ای عزیز
دونوں پس ان صاحبوں کی تو زمانی میں نہیں
کیونکہ بس ایک سو دو بعد کوی اصحاب سی
ہو گیا بس یہاں سی ثابت مرتبہ حضرت امام
قرن ثانی میں وہ داخل ہیں امام الاولیا
اور جلال الدین سیوطی نی جو ہیں شافعی
کی ابو المعشر امام عبد الکریم شافعی
ایک سالہ میں اونہوں نی جمع کین اصحاب سی
اور ابن سعد کا بہی یارو ہی یہہ ہی کلام
اور صحیح بی شک ہوا ہی کہ سنین نعمان نے
جیسی لکہا اسکو ہی بس بسط کی ساتہہ ای عزیز
اور پایا عمر میں انکی ہی بس نعمان نے
جیسا لکہا بسط کی ہی ساتہہ بس ای جان من
یہہ لکہا ہی دُر کی اندہی شبہ ای دوستو
یہہ فضیلت اور ائمہ کو نہیں حاصل ہوئی
کرتی ہیں ارشاد یوں علامہ کردری سنو
کرتی تہی بس درس علم دین اور تہی مجتہد
تابعیوں کا نہ تہا اجماع ہرگز معتبر
مسند خوارزمی میں سیف الائمہ سی لکہا

ق

کیونکہ خوردی میں انہوں کا تہی جانا کہیں
کہ ہیں تبع تابعین مالک امام رہ نما
ڈیڑہ سو سن میں ہوی بس وہ تولد ای فتا
ایک سو چونسٹہ میں وہ پیدا ہوی ہیں برملا
احتمال ہونی صحابی کا نہیں مطلق ذرا
ساری ہی روی زمین پر تہا نہیں باقی رہا
اور ائمہ دین سی بالا اور برتر ہی سدا
بہتری اونکی ہی ثابت حسب قول مصطفا
لکہا تبییض الصحیفہ میں سی بی ریب و ریا
میں جو بس عبد الصمد مقتر یکی ہیں ای فتا
جملہ مرویات نعمان تابعی امی باوفا
کہ امام بوحنیفہ تابعی ہیں برملا
سات حضرت کی صحابہ سی حدیثیں برملا
آخر منیہ میں جا دیکہو جو شبہ ہو ذرا
بیش اصحاب نبی کو بی شک وچون وچرا
ابتدا میں ضیا رکی جو ایک کتاب ہی بہلا
غور کرکی دیکہہ لو جا ہو تو تم اوسمیں ہیچ جا
جو کہ تہی ہم عصر نعمان بوحنیفہ باحیا
تابعیوں کی زمانہ میں امام باتقا
اور کبار تابعین سی تہی مناظر برملا
جب ملک ہوتی نہ اوس میں بوحنیفہ مقتدا
چار ہزار استاد نعمان تابعی تہی باوفا

الٹی فقہ اصحاب اور لیس اور نعمان میں نزاع
تھی امام اپنی کو دیتی ہر جماعت فضل بس
یاروں سے بس شافعی کی کہ مشایخ شافعی
بس وہ بولی کہ مشایخ شافعی کی ہیں سنو
بہیر یاروں بو حنیفہ سے کہا تم تو کہو
کس کی وہ بولی مشایخ بو حنیفہ کی سنو
جو کہ استنباط کرتی مسئلہ دین کا سنو
جب تلک وسکو نہ کرتی سب قبول استاد وہ
بیٹھتی جب مسجد کوفہ میں مسند پر امام
مجتہد موجود رہتی چہل شاگرد اونکی پاس
کرتی اونسی مشورہ اور بحث یکماہ دو ماہ
اور اقوال صحابہ سے مطابق کرکی ٹھیک
ہی لکھا تہذیب میں قول نجیب ای یار ین
علقمہ نے سینچا ابراہیم نخعے نے سنو
بیا النعمان نی اوسی ... گندہ ابو جو سن
اور کیا تفہیم تب میں مشایخ نے اوسی
بو حنیفہ کی ہیں حماد استاد ای جان من
اونکی ہیں حضرت عمر استاد اور حضرت علے
ہیں حدیثیں بو حنیفہ کی فضایل میں بہت
ملکہ ابن جوزی بعضی اونمیں کی کو کہتی ہیں
ابن جوزی تو بتاتی ہیں کی موضوع سکو بھی
لکھتی ہیں اسطرح یاروہ صفا سنو بھی

ہو گئی تفضیل دو نو شیخوں میں بس برملا
تب ابی حفص کبیر اس طرح بولی باوفا
تم کہو تو کتنی ہوتی ہیں گی بس ای باصفا
ہو بحث انشی تلک تم بس رکہوای بابقا
بو حنیفہ کی مشایخ کتنی ہوتی ہیں بہلا
ہو بحث ہیں چار ہزار استاد تک ای باہدا
احتیاط او سمیں یہہ کرتی وہ امام الاولیا
تب تلک اوسکی اجازت سے نہ دیتی برملا
ہوتی شاگرد اونکی گرد اگر ہزار ای ہمرہا
کرتی استخراج جب تھی مسئلہ وہ بابقا
اور مطابق کرتی از اقوال حضرت مصطفا
حکم کرتی تھی نفاذ اوسکی کا بیجان و چرا
فقہ کو بویا ہی ابن مسعود نی ای باحیا
ہی بیکا یا اوسکو اور حماد نی کاٹا سنا
اور محمد نی پکائی اوسکی روٹی بامزا
جسکا موقع دیکھتی وہ کیونکر کہا سکے اوسکو بہلا
اونکی ابراہیم نخعی اوستاد ورہ نما
اور حضرت ابن مسعود ابن عباس ای فتا
گرچہ کرتی ہیں محدث اون میں جرح و چرا
کی یہہ ہی موضوع بریہہ ہی تعصب کا بتا
جس میں آئی ہی گی تسبیح صلوٰۃ ای بریا
خزنوی کی بس مقدمہ کی شرح میں برملا

ابن جوزی کا تعصب ہی گا ورنہ یہہ حدیث
ورنہ یون تو ہی کیا بعضون محدثون نے کلام
بل فدک کی قصہ کی جو ہی حدیث اومین سنو
جیسی جامع صحیح مین لکھی اس طرح ابن اثیر
کہ فدک کی سب بنا جسمنی حدیث ای جامن
کر لیا سب نی قبول اوسکو سوا علوی کے بس
اوسنی علت اور جعل و افترا کو بوجہہ کہ
ہی از آنکہ وہ جو ہی گا رد شیعہ ای جون
با وجود اسکی کہ آئی کئی طرق سی یہہ ہی اسے
مسند خوارزمی والا اور صاحب در سنو
اس طرح سی ہی وہ حضرت سی حدیث ای یا مین
اور مین کرتا ہون امت اپنی مین فخر اوسکی ساتہہ
وہ میری امت کا بس ہو وی گا ای یا رو چراغ
اور فرمایا رسول پاک نی اس طرح سُن
اور مین بس فخر کرتا بوحنیفہ کی ہون ساتہہ
اور جسنی ہی کیا کچہہ ساتہہ اوسکی بغض سن
یون لکہا ہی تقدمہ سی درمختار ای یا ر سنو
اس سی بہی ہو وی تسلی گر نہ منکر کی تو بس
وہ فضیلت مین امام بوحنیفہ کی ہی سُن
ہی بخاری اور مسلم مین وہ بس یا ر حدیث
ہوتا ایمان گر ثریا پاس پاتی فارسی
یہہ حدیث آئی کئی الفاظ سی ای جان مین

آئی ہی کتنی طرق سی اور ثابت ہی بجا
بعض احادیث بخاری اور مسلم مین سُنا
اوسکو تو موضوع بعضی معتبر نی ہی لکہا
بعضی وضاعین نی اقرار خود اسکا کیا
جابر ہی بغداد کی ساری مشایخ پر سُنا
جسکو بس ابن ابی شیبہ مین کہتی بر ملا
اوسکو ہرگز ہی نمانا نی قبول اوسکو کیا
اوس مین اس طرح لکہا ہی جا بو دیکہو اسکو جا
پہر کہو تم اسکو ہی موضوع تلاؤ گی کیا
اور ابو اللیث اور سوا انکی اوسی لالی ہی سنا
فخر آدم نی سبہی اولادمین مجہہ سی کیا
جسکی کنیت بوحنیفہ نام نعمان ہو وی گا
یعنی اوس سی ساری ہی بہت دیکہنگی فائدا
کہ تمامی انبیا نی فخر ہی مجہسے کیا
جو اون چاہی اوسینی مجکو ہی چاہا سنا
بی شک اوسنی ساتہہ میری بغض بس کا کیا
جسکو کچہہ شک اس مین ہو وی دیکہی او پیچ جا
اور حدیث متفق اوسکو مین دون ہیا پر سنا
متفق ساری محدث اس مین ہینگی بر ملا
وہ فضیلت بوحنیفہ کو ہی کافی اور تنا
ہی یہہ تبییض الصحیفہ مین سیوطی نی لکہا
اسکو اکثر ہی محدث نی روایت ہی کیا

بوہریرہ سی روایت کی ہی جسبی جس نی سنو
معجم طبرانی بن مسعود سی لا یا ہے
شرح مین اسکی لکہی شیخ سیوطی نی یہہ بات
ہی یہہ بس اصل صحیح و معتمد ای یار من
شرح اسیوطی کی بیان پر ہوگئی یارو تمام
سیرت شامی مین اور شامی مین جو ہی تم سنو
اور لکہا ابن حجر مکی نی ہی خیرات مین
فصل مین بس بوحنیفہ کی کہ جن میں یہہ ہے
مسند خوارزمی مین ابن مغفل سی سنو
کہ سنا مین نی علی سی کہتی تہی اسطور وہ
بوحنیفہ اوسکی کنیت ہوگی اور بی شک وریب
ایک قوم آخر زمانہ مین سنو ہوگی ہلاک
قوم وہ مشہور ہوگی بس بنانیہ کے ساتہہ
یعنی بوبکر و عمر کی بغض کی باعث ہلاک
اس زمانہ مین ہین جیسی اب بہت سے ناخدا
بوحنیفہ کی مناقب انکو لگتی تیر ہین
بہاگتی ہین نام نعمان سنتی ہی بس ابلیس وار
ہین قصیدہ ہی اپنی تعریفون مین لکہواتی سنو
ہوگئی ہین صاف محسن کش سنو یہہ تند خو
اونکی فتوون ہی یہہ کہلاتی ہین مفتی الغریب
نفس کے تقلید کو واجب سمجہتی ہین یہہ سن
اور یہہ تقلید واجب ہی سنو بالاتفاق

ہی بخاری اور مسلم اور نعیم ای یار سا
قیس بیٹی سعد کی سی لایا شیرازی سنا
دی بشارت بوحنیفہ کی نبی نی بہ جا
بوحنیفہ کی فضیلت اور بشارت کا بیا
ذکر اسکو ہی کیا طحطاوی نی ای باوفا
حاشیہ در کا لکہا اون مین ہی جن ہی بجا
کہ احادیث صحیحہ ہوئی ہین وارد سنا
لوکان ایمان نابہ آخر در صحیحین ای فتا
یعنی عبد اللہ سی ہی یہہ روایت ای فتا
حال بتلا دون تمہین اس کوفہ کی ایک شخص کا
ہوگا دل اوسکا سنو بس علم و حکمت سی بہرا
اونکی باعث یعنی وہ نفرت رکہین اوس سی سدا
اور مانند روافض وہ ہلاک ہون بی حیا
رافضی جیسی ہوئی یون ہی بنانیہ ہون آ
بوحنیفہ سی ہین رکہتی صاف نفرت بی حیا
قلب انکا جید کی اون سی مثل جلبی ہوگیا
نام نعمان مثل اعوذ اور لاحول ہوگیا
اور تعریفون سی نعمان کی یہہ جلتی ہین سنا
جسکی فقہ سی ہی عزت اوسکو بتلاوین برا
پہر اوسکی ہین فقہ کو صاف بتلاتی خطا
جو کہ ہی تقلید شکر اتفاق ای فتا
اونکو یہہ منع بتاتی ہین سدا ہی بی حیا

یہہ عدو دین ہو کر دشمن نعمان ہوئے
بو حنیفہ کی تو حق مین یون امام شافعی
حرم یحیی کا بیٹا یہہ نقل کرتا ہے نقل
اور روایت دوسری مین اس طرح آیا ہی سُن
ملکر ہی لازم بوحنیفہ اور اونکی یارون کو
اور ملا یدین ہی لکہا ہی یون ای یار سن
اور بہی مرقات مین مذکور حکایت اس طرح
عبد سلمی پوچہی حضرت بوحنیفہ سی سنو
خوب تہی بو حنیفہ یہہ دنی مجکو جواب
تب یہہ فرمایا امام با اتقانی ای عزیز
تب کہا انصاف سی اوزاعی نی تب یہہ سخن
اور حقایق شرح منظومہ مین ہے ای میر دوست
شکر اوس اللہ کا کہ جسنے فقہ مین ہمی
کرتی ہین ابن مبارک اوسپہ لعنت بی شمار
یعنی میری رب کی لعنت انگنت ہو اوسپہ جو
جسکو ہو کچہہ شبہہ اس مین جا کی دیکہی کو وہ
شافعی نی جبکہ کی تہی زیارت قبر امام
دو رکعت صبح کی ادا کی جو تربت مین ای دیت
اور پڑہی اوسنی نہ اوسمین پس قنوت تا ای یار سن
شرم آتی ہی مجہی کرتی ہوی پس اجتہاد
یہہ لکہا اوس مین ہی جسکا نام خیرات الحسان
اور شعرانی نی بہی پس اپنی میزان مین یونہی

اونکا یہہ سب و تبرا ہین کراتی پس سدا
کہتی ہین ہم سب عیال بوحنیفہ ہین بجا
جسکو ہو منظور دیکہی سند خوارزمی جا
جو تبحر فقہ مین چاہی تو وہ مرد حیا
یعنی اونکی فقہ پر ہو وہی ملازم پس سدا
شافعی ابن حجر مکی تہی پس ای باوفا
محبت کی خواہش سی اوزاعی نی پس انکو دنا
جب جواب باصواب اونکی سُنی تو یہہ کہا
ہی کہاں سی تمہی استنباط پس انکا کیا
اون احادیثون سی جنکو نقل تم کرتی سدا
ہم ہین عطار اور تم ہو گی طبیب ای با لقا
کہ امام شافعی نی اس طرح سی ہی کہا
دی اعانت پس محمد بن حسن سی برملا
قول حضرت بوحنیفہ رد کری جو بی حیا
رو ... قال امام اعظم شاہ و گدا
اوسکا شک و شبہہ مٹ جاویگا پس ای با رسا
جا کی پس بغداد مین تب مجہہ سی ہو گیا جرا
ترک تب اوسنی کئی رفع یدین ای ذی حیا
تب کسینی اون سی پوچہا باعث اوسکا وہا
آگی ایسی مجتہد کی جسکا ثانی کوئی نہ تہا
ہی مولف اوسکا پس ابن حجر ای باحیا
ہی لکہا جا دیکہی جسکو شبہہ کچہہ ہو وی ذرا

اور لکہا مرقات میں ہی شافعی کی روبرو — کوئی برا کہتا تہا نعمان کو تو بس وہ سنی کہا
تین جو تہائی فقہ کا وہ تو مالک ہیگا اور — تو برا کہتا ہی ایسی شخص کو ای بی حیا
ایک جو تہائی میں ہم ساری شریک ہینگی فقیہ — آدہی تین حصون کا بس مالک وہی ہی پارسا
ق مسند خوارزمی میں لکہا ہی کعب حبار نی — یون کہا پایا ہون نام ہر ایک عالم کا لکہا
یعنی اون میں جو کتابیں آسمانی ہین سنو — نام علما او رصفاتین اونکی اور نسب وہیا
اون میں سی ایک نام نعمان ابن ثابت تہا کہ بس — جسکی کنیت بوحنیفہ اوسکو پایا ہون برا
قدر میں اور فضل میں وعلم میں اور زہد میں — تقوی اور حکمت عبادت مین وہ سب سی سو برا
ق او علی عاصم کی بیٹی نی کہا ہی ای عزیز — عقل گر ساری جہان کی تو لی جائی ای فتا
تو بہی غالب آ ہی عقل بوحنیفہ بی سخن — اور زمانی کی سبہی کی عقل پر اس رہ نما
ق لکہتی ہین ابن حجر خیرات میں بس اس طرح — شافعی نی پوچہا مالک سی سنو ای رہ نما
تمنی دیکہا بوحنیفہ کو ہی فرمایا کہ ہان — ایسا تہا وہ شخص گر وہ چاہتا بس ای فتا
روز ہی تقریر کی سونی کا کرتا یہ ستون — یعنی اوسکو ایسا علم عقل ہی تہا ای فتا
ہی امام او بیا لڑکائی سی حاضر جواب — ایک قصہ اسکا ہی تمکو سنا دون بر ملا
قیصر رومی نی قاصد ایک بہیجا تہا سنو — مال و اسباب اوسکو دیکر بہت سا اس بہیریا
پاس منصور کی تا وہ کری علما کو جمع — اور پوچہی اون سی مل تین بی چون و چرا
گر جواب اونکا وہ دین معقول تو وہ مال سب — او نہ پائی ورنہ لیوی مسلمون سی باج جا
وقت کی علما وفضلا کو کیا تب نی جمع — ایک عالم ہی تماشی کو ہوا وہان جا کہڑا
خورد سال او سوقت میں تہی بوحنیفہ بہی وہان — باپ کی ساتہہ اپنی وہ بہی بس گئی وہان بر ملا
قاصد رومی نی چڑہ منبر پہ پوچہی مسئلی — اور نہ لایا وہان کوئی تاب جواب ای بدا
باپ ہی جا ہی اجازت بوحنیفہ نی کہ مین — دون جواب اسکی سوالونکی کہو تو بر ملا
منع انکو بس کیا والدنی انکی او س جگہہ — اور پہر قاصد نی پوچہی مسئلی ہان ای فتا
ق مضطرب او سوقت ہو کر بوحنیفہ نی سنو — بادشاہ وقت سی لیکر اجازت بر ملا

قاصد رومی سی فرمایا کہ تو سائل ہی کیا
تو اوس منبر سی مین چڑنکر تجہی پہلی دون جواب
درجہ اوستاد اونچا درجہ شاگرد سیت
بہ اوترا اور چڑہی منبر پہ وہ عالی جناب
اوسنی پوچہا پہلی پس احد سی کیا ہتا بتاؤ
ایک سی پہلی عدد ہی کو لسنا اوسنی کہا
بولی جب واحد مجازی لفظی سی کوئی نہیں
کیونکہ پہلی ہوسکی کوئی پہلا اوسی یارمن
پہر یہ پوچہا اوسنی سو نہہ اللہ کا ہیگا کدہر
بولا اوسکی روشنی تو ہی برابر سب طرف
جب نہو نور مجازی کی مقرر کوئی جہت
پوچہا پہر اوسنی کہ کیا کرتا خدا اسوقت ہی
کہ مشبہ تجہہ سی کو منبر پہ سی دیکر اوتار
اس حکایت کو کیا کفوی نی نقل ای یارمن
اور رفتا وای ظہیریہ مین یہ لکہا ہی پس
اور اوس تقریب مین ہتی مجمع سب علما فقیہ و
جب سب پوچہا ہوا معلوم تب لوگون نی شیب
اور صحبت کی ہر ایک سی اپنی لس بی سمجہ
دونو بہونکو خاوندون کنی پس اپنی اپ
کری ہتی بو حنیفہ ہی تامل اس مین جو
بولی سفیان ثوری غصی کی ہوا سطرح سنو
شبہ سی جو ہو ملی وس مین ہی حضرت علی

بولا تا ان مین ہی ہوا ن سائل تب اوسی فرمادیا
کیون مجہہ سا اوستاد اور سائل ہی شاگرد ای فتا
ہوتا آیا ہی سنوا ہی قاصد رومی بجا
اور فرمایا کہ اب تو پوچہہ لی جو چاہی آ
ق آپ نی فرمایا کتنی جانتا ہی تو بتا
سب سی پہلی وہ ہی اوس سی کوئی ن ہو پہلا
ق پہلی ہو سکتا تو پہر واحد حقیقی سی بتا
ذات اوس کی سب سی پہلی ہیگی بی چون وچرا
بولی موہنہ ہوتا کدہر دا روشنی شمع کا
تب امام بوحنیفہ نی یہ پس فرمادیا
پہر حقیقی نور کیونکر ہو کسی جانب بہلا
آپنی فرمایا اوسکی شان یہ ہی برملا
ہی چڑہاتا اوسیہ پس مجہہ سی محد کو ستا
اونی پس جو ہین کی خوارزمی خطیب ای بنا
ایک دولتمند کی گہر دو ولیمہ ہتی سنا
ذستہ بیٹہی ہتی سفری پہ جو ایک غل اوٹہا
ق ہیجا ہر ایک کی دولہن کو دوسری پاس ای فتا
بولی تب سفیان ثوری سنکی سارا ماجرا
قبل عدت جانا ہیگا تا درست ہی یا بلا
پوچہا اب زیادتی نزدیک تیری ہیگا کیا
تو گیا ہوتا اہی کی پاس جب ہو ریا
حکم پس فرمادیا کرتی ہتی بی چون وچرا

دو نو شوہہ کو بلا کر بو حنیفہ نے کہا
ق بولی ہم راضی ہین تب فرمایا حضرت نی اونہین
اور کر لو اپنی مدخولہ سی تم ہر ایک نکاح
کیونکہ جب خلوت سی پہلی دو ہی شوہر نی طلاق
اور شبہہ سی جو مدخولہ ہو اوسکی ساتہہ سن
پوچہا سفیان ثوری نی یہہ بو حنیفہ سی سخن
تب یہہ فرمایا امام الاتقیا نی ای عزیز
ورنہ عدت تک اگر وہ کہینچتی بس انتظار
صحبت اپنی جورو [illegible] سی ہی کی اور جورو کو
رہ گئی انکی ذکاوت سی اچنبہی مین سبہی
ق رومۃ الفایق مین ہی مسجد مین ایک تہا ان گن
روبرو نعمان کی اور نعمان نی اوسکو بس بین
ق جب گئی وہ پوچہا یارون نی کہ مطلب تہا کیا
طہر کو وہ پوچہتی تہی مین نی بتلایا اوسے
ایسا یا ان صاف جب پوچہی سو جاوی سپید
ایک دن کا ذکر ہی مسجد مین تہی حضرت امام
اور کہا ہم پوچہتی ہین تجہہ سی دو باتین اگر
بولی تلوار ونکو کرو میان مین دونگا جواب
چہوڑا گردن کاٹ ہی لیکر بنا نا ہم میان
آپنی فرمایا پوچہو بولی دروازی پہ سن
ق ایک شرابی کا ہی جو عین نشہ مین مر گیا
تہا زنا کا پیٹ اوسکو اور گرایا اوسنی وہ

راضی اپنی اپنی مدخولہ ہو تم بر ملا
دوسرا ایک منکوحہ اپنی کو طلاق ای پارسا
شوق سی پہر اوس سی صحبت تم کرو ای باحیا
اور یہہ آتی ہی ہین لازم ہی عدت بر ملا
عین عدت مین نکاح و صحبت اوس کا ہی روا
حکم کہینا تہی یہان سی کیا ای پارسا
اس سی آپس مین رہی گی وہ سبقت سدا
تہی مین ہر ایک یہہ آتا تہا ان بدا ای باحیا
اس خیال بد سی بس دیتا طلاق ای پربا
جتنی حاضر تہی وہان عامی و عالم باتقا
ق سیب آدہا سرخ آدہا زرد بس آکر رکہا
کرکی دو ٹکڑی اوسکی پہر حوالہ کر دیا
ق بولی اس عورت کو سرخ و زرد خون حیض تہا
سیب کی اندر سپیدی جیسی ہو وی تب طلا
طہر بس کہتی ہین اسکو یاد رکہہ ای پارسا
خارجی تلوارین ننگی لیکی آئی بی حیا
تو جواب اونکا ندیگا قتل ہو دیگا سنا
تب کہا اون خارجیون نی یہہ سنکر ای فتا
جانتی اجر و ثواب اوسکو مین بس سب برا
آئی ہین یہہ دو جنازی حکم انکا تو بتا
ق دوسرا ای ایسی عورت کا تو سن لی جرا
اور ای حالت مین بس وہ مرگئی ای پارسا

یعنی تو یہہ دونوں ایک کو نہیں ہوں نصیب　　حکم دونوں کا نہیں اس وقت سب ہو دی بتا
اور مذہب خارجیوں کا ہے سن ای یا رب　　کہ ذرا سی بہی گنہ سی آدمی کافر ہو جا
سب جو انہوں کا یہہ ارادہ تہا کہ گر دونوں کو یہہ　　حکم دین ایمان کا تو ہم مار ڈالیں پر ملا
کیونکہ مذہب اہل سنت کا یہی ہی ای عزیز　　کہ نہیں ہوتا کبائر سی بہی کفر ای رہنما
پوچھا حضرت نی یہہ ہیں کس قوم سی کیا ہیں یہود　　بولی ہرگز یہودی سی نہیں ای باعدا
پوچھا نعمان نی نصاری ہیں یہہ کیا مجھکو بتا　　بولی ہرگز یہہ نصاری بہی نہیں ای پیشوا
بو حنیفہ نی کہا کیا یہہ مجوسی ہیں سنو　　بولی ہرگز یہہ مجوسی بہی نہیں ای بیریا
بولی حضرت بت پرست ہینگی یہہ کیا ظاہر کرو　　بولی یہہ ہرگز نہیں ہیں بت پرست ای لی یا
تب کہا حضرت نی پہر یہہ کون ہیں مجکو بتاو　　بولی ہیں یہہ تو مسلمانوں میں سب ای بالقا
حضرت نعمان نی فرمایا کہ تم نی خود جواب　　دیدیا اپنی سخن کا مجھہ سی پہر پوچھو ہو کیا
بولی کیونکر تب کہا نعمان نی تم خود ہو مقر　　اونکی سب اسلام کی کافر ہوں کیونکر بہلا
پوچھا ہیں وہ جنتی یا دوزخی دونوں بتاو　　بولی حضرت اونکی حق میں میں وہ کہتا ہوں سنا
جو کہ حق میں اپنی بدتر کی کرو انصاف تم　　حضرت ابراہیم نی تہا سب کہا ۵ واں بہلا
اور میں کہتا ہوں اونکی حق میں سب تم سن رکھو　　جو کہا اپنی بترکی حق میں عیسی ۵ نی سنا
جب یہہ فرمایا امام اولیا نے تو سنو　　مذہب اپنی سی ہر اک اون میں کا سب تائب ہوا
اور عوارف میں اس طرح مسطور ہے ایک شخص نے　　پوچھا مسئلہ یہہ نیچے نعمان سی بی چون و چرا
گر نبیذ تمر کو کہتی ہو تم اس دم حلال　　تو اسی پیتا ہوں اوسکو جان کی مسجد میں جا
آپنی فرمایا تیری جورو پہ تکبیر حلال　　یا کہ وہ تکبیر ہی بتلا سب حرام ای باوفا
بولا میری جورو پہ تکبیر حلال ہی شیخ وقت　　بولی مسجد میں تو صحبت اوس سی کر سکتا ہی جا
تو تو پہلی جا کی مسجد میں نبیذ تمر تو　　ورنہ کیونکر اوسکو پیوی جا کی مسجد میں بہلا
اور سراجیہ میں یہہ مذکور ہی ای جان من　　ایک اعرابی نی پوچھا بو حنیفہ سی سنا
ق
ایک اوسی دیا دو وا اوسی تب بولی تو (فتاوی سراجیہ ۱۲)　　دو سی تب اوسنی کہا پر کٹ گئی اسکی بنا

۵ فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم یعنی جو پیروی کری وہ مجھ سے ہے اور جو نافرمانی کری پس تو بخشنے والا ہی مہربان ۱۲ منہ

۵ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی اگر تو عذاب کری نصاری کو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشے اونکو تو زبردست حکمت والا ہی ۱۲ منہ

تجہین جیسی ولا بین حاضرین نی پوچہی جو
پوچہتا تہا وہ تشہد کو کہ دونون سی ہی
یا وہ ایک ہے اوسی ہی جیسی ابو موسی نی ہے
اور اشارہ لا ولا کا تہا یہا اوس بیت کیطرف
اور لکہا کشاف میں ہے ایک دفعہ کوفی مین سن
لوگون سی فرمایا اس طرح قتادہ نی سنو
بو حنیفہ نی کہا لوگون سی گرچہ تہی صغیر
جب قتادہ گئی تامل مین تو بولی یون امام
تمنی کاہی سی کیا معلوم بولی تب امام
گروہ نر ہوتا تو فرماتا وہ قال بی شبہ
اولیا کی تذکرہ مین ہی لکہا ایک شخص سن
اوس سی بولی بو حنیفہ چاہتا ہون مین کہ بیا
بولا ای نعمان سلمان ہی کہین تمنی سنا
تب یہہ فرمایا جناب حضرت نعمان نے
اپنی بیٹی دینی پیغمبر کے بیٹی کیونکہ تو
اور لکہا ہی فخر رازی نی کہ آئی ایک گروہ
بحثنی کو باب قراءت مین سنو خلف امام
بحثنے کیو اسیطے تم چہانٹ لو انہونسے ایک
اور سونپو اوسکو امر بحث تم سب دوست
بو حنیفہ نی کہا یہہ تم مین عالم ہے بڑا
تب امام الاتقیا ادن سب سی یہہ بولی کلام
بولی ہان بیشک تھے بولی یون امام اولیا

ق

ق

ق

ہو گی حیران معنی اسکی تب انہونسی یہہ کہا
جیسی بن مسعود کی ہے بس روایت جابجا
کی روایت میں دو واؤون بہر بے ہلا دیا
جس مین زیتون مبارک کا بیان ہے لکہا
تہی قتادہ آئی لوگ ونکی ہونی گرد ای فتا
جا ہو جو پوچہو وہ مجہسی نے شک وجو ہ چرا
پوچہو چیونٹی سلیمان نر تہی یا مادہ بہلا
مادہ تہی وہ چیونٹی بولی قتادہ با ہدا
حق تعالی نی کہا قالت ہی بس ہے پیشوا
یعنی کیون صیغہ مونث کا وہ فرمایا بہلا
حضرت عثمان کو کہتا یہود ی تہا کہ ڈرا
اپنی بیٹی دی فلانی تو یہودی کو سنا
بیٹی اپنی دی یہودی کو دمرد با حیا
تو یہودی کو نہین جائز ہی رکہتا ہی حیا
بیگا جائز رکہتا تب توبہ کی اوسنے بر ملا
بو حنیفہ پاس پس اہل مدینہ سی سنا
تب کہا نعمان نی بحثون سب سے مین کیونکر بہلا
جو کہ ہو تم مین مناظر سب سے اچہا اور بڑا
بس وہون نی چہانٹا اپنی بیچ ایک عالم بڑا
بولی ہان یہہ وہ اتقی ہم سبکا ہیگا پیشوا
اس سی گر بحثون تو تم سب سے مین بحثا برملا
اسکو گر الزام دون الزام تم سبکو دیا

بولی یہہ بہی سچ ہی تب بولی امام شرقلت   ق   کیونکہ ہو وہی یہہ بہلا تب بہلی وہ سبای وفا
پیشوا اوسکی بنائی پر ہین راضی جبکہ ہم   قول اوسکا قول ہمارا ہوگیا ای پیشوا
تب لیا نعمان نی ہمنی بہی بنایا جب امام   •   تو قرأت اوسکی وہ بہی ہی ہماری برملا
ہو گئی بس سب کی سب قایل سن التعزیر کو   اور کیا اقرار الزام ہمنی کہا یا سنلے ریا
گرچہ لکہی یہہ حکایت فخر رازی نی ہی سچ[1]   مینی تو لکہا ہی تنویر سی ہی برملا
کہتی ہین کرمانی یعنی وہ جو ہین گی بوطفیل   کان رکہکر اس سخن کو سنیو لی جون چرا
بو حنیفہ نی نکالی ہین کی مسلی پانچ لاکہہ   ورنہ سب مخلوق تو گمراہ ہو جاتی سنا
تہی بہت رہتی مسائل کی وہ استخراج مین   اور حدیثون کی روایت کرتی کم تہی برملا
یونہی بس طبقات کفوی مین لکہا ہی ای عزیز   تجکو گر ہو وہی شبہ تو دیکہ لی تو اوسکو جا
آج کل کی بی حیا لامذہب سی کوئی کبہی   ایک مسلہ تو نکالو چہوٹ فقہ کی تم ذرا
تم سی ہو کیا ہو سکی گا اپنی اوستادونسی تم   ایک مسلہ تو نکلوا دو بہت کر التجا
ہو سکی جنسی نہ آتا ہی کہین وہ مُتو کو پہر   بو حنیفہ کی تو فقہ مین بہری ہی بس خطا
ایسی ہی لوگونکو ہی ابن مبارک نی کہا   لعنتین ہون انگشت حق کی اونہونپر بس سدا
ہی روایت یہہ ابو یوسف سی ای مرد سخن   مجہسے تہی اعلم حدیثون مین امام الفتیا
اور حفظ تہی حدیثون مین وہ مجہسے کے زیاد   یاد تہین منسوخ اونکو بیس ہزار ای پارسا
پہیر ناسخ کا سنو کیا حال ہوا ای دوستو   یعنی کتنی یاد ہون گی مجہسے زیادہ برملا
یہہ قلاید مین لکہا ابن حجر مکی نی سن   جو کہ مذہب شافعی رکہتا تہا وہ مرد حیا
اور لکہا اعلام[2] مین اس طرح سی ای جانمن   جب ہوئی مشہور فضل و علم مین وہ مقتدا
بعد شہرت او فضیلت اور ترقی و کمال   ق   فائدہ لینی کو آئی عاصم قاری سنا
بو حنیفہ پاس اور استاد تہی وہ انکی بس   اور کہا ای بو حنیفہ آیا تو ہم پاس تہا
چہوٹا اور آئی ہین ہم تجہہ پاس اتنی ہو بڑی   یعنی اتنی عمر مین تجہسی او تہا وین فدا
ہو مرآت الجنان مین یافعی نی اوسنو[3]   ق   ہی نواوی نی لکہا تہذیب مین یون برملا

لہ قلائد العقیان فی مناقب النعمان ۱۲
عہ اعلام الاخیار ۱۲
سہ سنو فلعنۃ ربنا اعداد رمل + علی من رد قول ابی حنیفۃ ۱۲ درمختار منہ

اب مین دیکھا امام الائمہ مین نی ایک دن
یان حضرت کی سینہ پر جمع کرتا ہون مین
ہنین ہی خواب والہ بوحنیفہ کاہی خواب
لی تب یہ ابن سیرین لشت کو تو اپنی کہول
د نو موندہون بیچ ایک تل دیکھکر بولی وہ کو
لی گا امت مین میری ایک جل ایسا کہ لوگ
وسکی دہ نو موندہونگی لبس درمیان ہو دیگا خال
یہ روایت دوسری مین ہی یہہ پس آئے سر یجان
وحنیفہ نی تو بولی ابن سیرین کر عجب
علم کو پہیلا دیگا ایسا جو اوس سا کوئی کبہی
سند خوارزمی مین لکہا ہی یہہ بہتی بی سخن
درکہا سفیان نی جو چاہی کہ نکلی دوستو
دربادی وہ حلاوت فقہ مین تو بس سنو
ہتی ہین خلف ابن ایوب اس طرح ایدوستو
ہیر اصحاب ونکی کو بس اون سی پہونچا یہ شبہہ
تابعیون سی وہ پہونچا بوحنیفہ تک سنو
جو کوئی چاہی وہ اس سی کر اخذ ہووی امیان
ادرابی رواد کی بیٹی جو ہین عبد العزیز
وہ یہہ کہتی ہین کہ جو کوئی رکہی اسی دوستو
اور جو کوئی رکہی بس بغض اوس سی ہمدمو
یعنی جیسا اہل سنت کا پتا ہیگا لکہا
ہی منافق کا پتا بغض علی اور اسی میان

ق

قبر کو حضرت کی مین بس کہولی جون جرا
پوچہی جب تعبیر ابن سیرین سی تب اوسنی کہا
بولی مین ہون بوحنیفہ تب امام باتقا
لشت کہولی بوحنیفہ نی تو سن ای حیا
تو ہی ہیچ ہی بوحنیفہ دہ جو حضرت نی کہا
کہتی ہونگی بوحنیفہ اوسکو ل شک رہا
اوسکی ہاتہون پر میری سنت کری ندہ خدا
خواب کی تعبیر سمجہو الی کسی سی بر ملا
خواب والہ تو نہایت روز سی ای با ہدا
پہلی اوس سی ہی ہوا ہوگا نہ ای مرتقا
دیکہہ لی وہ اوس مین جاکر جسکو شبہہ ہو ذرا
ذلت اندہی بنی اور جہل سی ای با وفا
چاہئی دیکہی وہ نعمان کی کتب کو بر ملا
علم پہونچا حق تعالی سی بحضرت مصطفا
پہیر اون سی تابعیون تک وہ پہونچا ای فتا
اور اونکی یارون تک بس جان لی ای باصفا
اور جو چاہی وہ غصہ ہو وی سن یہہ ماجرا
مین بخاری کی مشایخ مین سی اور حافظ سنا الحدیث
بوحنیفہ سی محبت ہی وہ سنی بر ملا
بس وہ ہیگا مبتدع اس مین نہین کچہہ شک ذرا
حب شیخین اہل سنت نی اسیطرح سنا
بغض بوبکر و عمر ہیگا روافض کا پتا

جب سی نعمان ہوا تابعدار حضرت چار یار
اسکی بغض او محبت کا بھی ہی ہیگا پتا

ق اور احمد ابن حنبل نی کہا کہ وہ امام
ایسی جا پہونچا تہا علم و ورع سی وہ ای فتا

زہد و ایثار دار آخرت ہی کی کوئی
پا نہین سکتا ہی اوسکو اور سنلو پر ملا

کوڑون ای مارا اوسی منصور نی تا لی قضا
پہ قبول اوسنی نکی رحمت کری اوسپر خدا

اوس مین یہ اقوال ہین ہی جو خیرات الحسان
ہی مولف اوسکا لبرا ابن حجر مکی سنا

اور بھی مذکور یار و اوس مین جو بھی ضمرات
بو حنیفہ سی کہا باقر نی مینی ہی سنا

ق تم حدیثین چہوڑنا کی پیری کرتی ہو کام
قیاس پر اپنی تو لب نعمان اوسنی یون کہا

کا ہی جگر گوشہ رسول اللہ کی یہ تو تم بتاو
روزہ بہتر ہی یا بہتر نماز اے پارسا

حضرت باقر نی فرمایا کہ بہتر ہے نماز
تب کہا نعمان نی سنئی ای امام بی ادیا

قیاس پر اپنی جو چلتا ہین تو ای حضرت سنو
حیض والی کو نمازونکی قضا دیتا بتا

اور روزونکی قضا اونکو نہ بتلاتا کبہی
گر قیاس اپنی پہ چلتا سنا و لبرا ای پارسا

دوسری ہی بول ناپاکی مین زیادہ یا منی
بولی باقر بول ہی ناپاک زیادہ ای فتا

تب کہا نعمان نی چلتا گر قیاس اپنی پہ مین
تو نکلنی بول کی ہی غسل کو دیتا بتا

تیسری ہی کون و نو مرد و عورتین ضعیف
بولی باقر یہ کہ عورت ہی ضعیفہ ہی نقا

بولی نعمان دیتا گر مین جو اپنی قیاس کو
دوگنا حصہ عورتون کا مرد سی دیتا بتا

ق اوسکے گلی سی بو حنیفہ کی ملی حضرت امام
اور مصالحہ کرکی عذر اسکا کیا اور یہ کہا

کرتی ہین بدنام عناد اپنی سی نکو اہل کین
جیسی ہین بدنام کرتی آج کل کی بی حیا

اور شعرانی نی میزان اپنی مین لکہا ہی لوگ
کہ لکہا ہی اوسنی جو ہی بو مطیع با وفا

مسجد کوفہ مین جمعہ کی صبح سی تا زوال
بو حنیفہ کی ہوئی تہی بحث سن ای پارسا

تہی مقابل بو حنیفہ کے امام جعفر اور
بیٹی حنان کی مقاتل اور سفیان با لقا

ق اور حماد ابن سلمہ اور سوا انکی بہت
تب کہا نعمان نی اوسی سنلو تم مجہسے ذرا

پہلی مین قرآن پر بعد اوسکی حدیثون سیتو
پہر با قوال صحابہ کام کرتا ہون سدا

ص ۱۰ از [illegible] امام ۱۲

اور مقدم متفق کو مختلف پر رکھتا ہون
بوحنیفہ کی سبہون نے ہاتہہ اور گہٹنی سنو
اور کہا بس سب نی ہو کر متفق ای یار من
اور معدن مین لکہا اس طرح سی ہی ای عزیز
نفل کی پڑہتی تہی اور بس جاگتی تہی نصف شب
پڑہتا ہی ہر رات نفلین پانسو رکعت سنو
پہیر ایک دن دیکہہ انکو لوگون نی بس یہہ کہا
اور شب بیدار رہتا ہی تمامی شب سنو
اور تمامی شب لگی رہنی وہ شب بیدار بس
لکہا تحطاوی مین ہی اس طرح رسی ہی جان من
ختم قرآن ہان لگی تہی ای اخی ستر ہزار
لکہہ یا تاریخ بغدادی مین ہی بس بو ان خطیب
تین یا چالیس سال اس طور پر رکہا دوام
اور اکثر راتون مین بس وہ امام العابدین
کثرت صلوات سی گہٹنی گئی ہی سو جہہ بس
اور نواوی نی سنو ابن مبارک سی ہی نقل
ایک وضو سی بوحنیفہ نی پڑہین دایم سنو
اور بس تہذیب مین ابن مبارک سی سنو
بوحنیفہ نی کئی حج مین کی پچپن اور سنو
اور در مین ہی لکہا اس طور ہی ای رازدان
اور سفیان بن عیینہ نی کہا نفلین گذار
بوحنیفہ سی کوئی مجہکو یہہ کہتا ہی وکیع

ق
ق
ق

وکذا فی الاحیاء ... وکذا فی طبقات الفقہاء ... للعلامہ ...

بعد ازان کرتا ہون مین بس بیان جون وچرا
بس کہڑی ہو کر کی جومی اور دی اونکو دعا
سید العلما ہی تو ای بوحنیفہ سچ بجا
کہ امام بوحنیفہ تین سو رکعت سدا
بولی عورت واہ مین ایک بار یہہ وہ ہی سنا
اوس ہی دن سی پانسو پڑہنی لگی وہ پیشوا
ہی یہی وہ پڑہتا ہی رکعت جو ہزار ہر شب کہڑا
تب وہی دن سی لگی پڑہنی ہزار ای باحیا
رات بہر سوتی نہ تہی یار خدا مین برملا
جس جگہہ پائی تہی نعمان نی وفات ای پارسا
یہہ عبادت کا اونہون کی حال تہا صدمرحبا
ایک وضو سی کرتی نعمان تہی ادا صبح وغذا
کی عشا کی تہی وضو سی پڑہتی صبح لی ریا
ایک رکعت مین ختم قرآن کرتی بیچون وچرا
اور کہستہ ختم قرآن کرتی رمضان مین سنا
ابی بس تہذیب مین اس طور سی کی برملا
برس تیتا لیس تک پانچون نمازین بی ریا
ہی نواوی نی کیا ہی نقل بی جون وچرا
سو دفعہ دیکہا خدا کو خواب مین بس برملا
جسکو ہو دی شبہہ وہ دیکہی اوسی ای با وفا
اوس ہماری وقت مین نعمان سا کوئی نہ تہا
فقہ مین بالا ملا ہرگز نہ ایسی مرد خدا

فاکبوا بہا ... وجاوزن ... کان ... باللیل
فاکون ... انہ کان یحیی نصف اللیل
... فی ... الدین ... ان ...
... فی طرف ... فانہ ... یحیی اللیل کلہ
فقال الآخر ... یحیی اللیل کلہ
فاستحیا ... من اللہ سبحانہ
وقال ... من عبادتہ
انہ وصف بالیل ...
احیاء العلوم للامام الغزالی رح ۱۲ منہ

ہتا ئی کی مرنی مین سفیان کی کہی عوبس امام
اپنی جا بہ بہلا کرا امام وقت کو
قدر نعمان جانتی ایسی ہی کامل ہی تہے
ایک قصیدہ ہی لکہا ابن مبارک نی سنو
اوسکو در مین ہی کیا بس نقل ہی یا رعزیز
بی شبہ سا ری بلاد اور اہل وکی کو ضرور
سا تہہ احکام اور آثار وفقہ کی ہمند مون
مشرق ومغرب مین کوئی ہی نہین اوسکا نظیر
جا لگتا راتان کو ہتا ڈر سی خدا کی سالہا
لعنتین رب کی ہماری انگنت ہون اوسپہ جو
عیب جو کرنیکی جگہہ ہی اونکی ایک تلمیذ تہے
اونکی تصنیفات علوم دینیہ مین ہو گئے
اونکی شاگرد مین امام شافعی سن کہہ بات
یعنی اون حضرت محمد نی کیا تہا بس نکاح
بس ملا مال محمد شافعی کو اور کتب
جب ہی تو انصاف سی یون کہتی ہینگے شافعی
مین فقاہت کو نہ پہونچا جب تلک دیکہا نہ تہا
جب ہی تو لائق پکڑنی ہی روایت دوستو
اور عمل کرنا ہی اوسکی ساتہہ ہی لازم اگر
جو کہ مسلم اور بخاری نی کیا تصحیح ہے
انکی وقتون مین تو ظاہر ہو گیا تہا فسق وکذب
جسکو عادل جانتی ہون ہے وہ ہون ردا امام

ق

کی بہت تعظیم سفیان نی اونہون کی ای فتا
با ادب بس سامنی ہو بیٹہی اونکی باحیا
آج کل کی شاہ ہینگا اور رشید ہوا جانین کیا
اوس امام اولیا کی بس مناقب مین بڑا
مینی بہی مضمون اوس مین سی یہان تہوڑا لکہا
دیدی زینت اوس امام المسلمین نی ای فتا
جیسی آیات زبور ہو وین صحیفہ پر سنا
اور نہ کوفہ مین ہوا اوس سا کوئی ای پارسا
اور روزی نکو رکہتا تہا وہ بس ای باہدا
رد کری قول امام اعظم شاہ وگدا
نام جسکا تہا محمد اون کا سنلو ماجرا
نوسو اور نناوے ہین بس کتابین پر ملا
اور بہی ہینگی ربیا دنکی وہ ادریس ای فتا
شافعی کی والدہ سی بی شک وچون وچرا
جس سبب سی شافعی ہو گئی فقیہ ای با وفا
کہا کی بس اللہ کی پوری قسم ای لی ربا
اون کتب کو جو محمد کی ہین تالیف ای فتا
حضرت نعمان او حضرت محمد کی سدا
اوس سی جو مسلم بخاری وغیرہ نے لکہا
کر نا وسکا بس قبول ہم پر ہین واجب سنا
کوئی راوی فاسق وکاذب تہا لوسئے عادل ہوا
فاسق ومجروح راوی ہی یہہ نکتہ ای فتی

بوحنیفہ کا ہی مذہب سب سی بہتر اور خوب
کیونکہ وہ تہی اوس قرن مین جسکی خیریت کے لیب
بیش لین نعمان نی تو ہیت چلہ تین بس سنو
پہر جو ہوئی تحقیق اونکو اور کو کب ہوئی یہ نصیب
اب روایت بوحنیفہ کی جو ہوای جان من
یہہ لکہا ہی اوس رسالہ مین کہ جنکی دوستو
اور کہتی ہین یہہ اسمٰعیل بس ای دوستو
پوچہا مین نی کیا اللہ نی تجہہ سا تہہ سن
گر مجہی منظور ہوتا تجہہ پہ کرنا کچہہ عذاب
پوچہا مینی ہی کہان یوسف تو بولی سنکی وہ
پوچہا مین نی بوحنیفہ بولی وہ یہہ بات سن
یہہ لکہا ہی در مین یار و دیکہی جو چاہی آ
فقہ اکبر کے شرح مین لکہتی ہین یون دوستو
تابعین بعد صحابہ افضل امت ہین سن
رکہتی ہین سب اعتقاد اپنا سنو اس طرح ہم
ہین امام اعظم اقدم اور افضل بس سنو
سب فقیہونکی علوم دین مین بس سن کہو
پہر امام شافعی شاگرد مالک مالکہ سن
پہر امام احمد حنبل جو کہ وہ شاگرد ہین
ابن یوسف صاحب سیرت نی نعمان مین اور
اور بغدادی نے بہی وہ جو ہین بوبکر خطیب
اور حضرت شیخ نی بہی جو مجدد ہین سنو

جانتا ہی اوسکو جو رکہتا ہی علم ای یار سا
دی بشارت ہی رسول اللہ نی ای باصفا
تابعین پر اور اصحاب تبع پر برملا
کیونکہ قرن ان سبکا بعد قرن ثالث ہی ہوا
ہی وہ موثوق اور مقبول اب ہونگی سنا
کثرۃ ہیجا بی مین رہتی مولف پیشوا
ایکدفعہ مین خواب مین دیکہا محمد کو بجا
بولا مجہہ کو بخش کر اس طرح ہی فرما دیا
تجہہ مین رکہتا مین نہ بس اس علم کو ای باوفا
مجہہ سی دو درجی ہین اونچی سن ای مرحبا
ہین گی سب اعلا علیین مین ای با ہدا
ہر جگہہ موجود ہی وہ بی شک و چون وچرا
حضرت ملا علی قاری محدث پیشوا
حسب قول مصطفے خیر القرون ای باحیا
حق مین حضرت بوحنیفہ کی مقرر ای فتا
سب ائمہ مجتہد کی اور کامل تر سنا
اور مالک جو ہین تابع تابعین ہین باوفا
ہینگی شاگرد محمد بی شک و چون وچرا
شافعی ادریس کی بس سنلی تو یہہ ماجرا
شافعی ابن حجر نی ہی قلائد مین لکہا
اور شیخ احمد سرہند نی سنہی برملا
اور صاحب درنی خوارزمی نی ای باحیا

وقال اسمٰعیل بن ابی رجاء رأیت محمدا فی المنام فقلت له ما فعل الله بک فقال غفر لی ثم قال لو اردت ان اعذبک ما جعلت هذا العلم فیک فقلت له فاین ابو یوسف قال فوقنا بدرجتین قلت فابو حنیفة قال ہیہات ذاک فی اعلی علیین ۱۲ درمختار

وافضل الائمة بعد الصحابة التابعون لقوله علیه السلام خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم فاعتقادنا ان الامام الاعظم والامام الاقدم ابو حنیفة رضی الله تعالی عنه افضل الائمة المجتهدین واکمل الفقهاء فی علوم الدین ثم الامام مالک ثم الامام الشافعی ثم الامام احمد

سب نے لکہا ہی پس اپنی تصنیفات مین
مین عیال بوحنیفہ فقہ مین ہم ساری لوگ
بحر الرایق کی مصنف نے کہا اشباہ مین
جو کہ چاہی ہو تبحر او سلو فقہ مین سنو
اور کہا ابن مبارک نے کہ جسکو احتیاج
رای مالک اور سفیان بوحنیفہ ہے بجا
یعنی احسن او ارق ہی و راغوص فقہ
یہہ لکہا اشباہ کی شارح نے جو حموی ہی سخن
اور کہا ابن حجر نے جو مین بیشک شافعے
ہی کفایت تجکو جو کہتا ہون مین تحفہ ہے بہہ بات
دیکہا مسعر کو مین اوسکی حلقہ مین بیٹہا ہوا
مین ندیکہا کوئی کبہی فقہ مین کرتا ہو کلام
اور کہا ابن المبارک نے کہ ہتی افقہ امام
مین ملا ہون ایک ہزار علما سی گرملتا مین
اور کہا مسعر نے مین پہچانتا ہرگز نہین
بہتر از نعمان امام بوحنیفہ اسی انکے
شافعی کی وہ جو مین استاد یا روس وکیع
مین نے افقہ او احسن دیکہا کوئی آنکہہ سیے
اور ابراہیم ابن عکرمہ او ستاد جو
مینی دیکہا ہی نہین کوئی کہ ہو اورع نہ او
کبہی تو بویوسف ہین مین دیکہا نہین کوئی کہ جو
پاکہ کوئی جانتا بس ہو وی تفسیر و حدیث

کہ امام شافعی نے اسطرح سی ہی کہا
یعنی اونکی فقہ سی سب نے اوٹہایا فائدا
کہ امام شافعی نے یہہ مقرر ہے کہا
جا ہی دیکہی کتابون بوحنیفہ کو وہ جا
رای کی جانب پڑی تو سنلو اسکو برملا
لیک ای بوحنیفہ سب سی بہتر ہی سنا
اور بس تینون مین افقہ ہی وہ بیشک ای فتا
جسکو ہمین شبہہ ہوی دیکہی وہ اوس بیچ جا
اس طرح سی سنلو بس ابن مبارک نے کہا
مین ندیکہا فقہ مین مانند نعمان کوئی فتا
بوجہا اوس سی اے ہہتا تا فائدہ اوس سی سدا
اوس امام الاولیا سی بہتر اوراچہا بہلا
اپنی اہل وقت سی اور یہہ ہی سن لیجئے فرا
بوحنیفہ سی تو ہوتا بی شعبہ ٹٹ پوچہا
جو کوئی فقہ مین کرتا ہو کلام ای حیا
معرفت کی رو سی یارو بیشک وہ جون وہ چرا
کہتی ہین وہ اس طرح سی سن لے بس ای پارسا
اوس امام الاتقیا سی صاف نے یہ ربا
شافعی کی ہین او نہون نے اس طرح سی کہا
افقہ ہو وی بوحنیفہ سی سن ای مرد حیا
جانتا زیادہ ہو بس نفس حدیث ای بی ربا
زیادہ حضرت بوحنیفہ سی کبہی ای باوفا

اور کہا سفیان نی تہی ہم آگی بس نعمان کے جیسی چڑیان باز کی آگی ہون بیچون وچرا
اور بلاشک و شبہ بس بوحنیفہ تم سنو ساری ہی علما کا وہ تو سید و سردار تھا
ابن عاصم نی کہا گر تو لی جاوی اوسکے عقل نصف اہل ارض سی زیادہ ہو عقل اوسکی سنا
اور کہا گر تو لا جاتا علم نعمان کا تو بس غالب آتا علم پر اوسی وقت کی سب کی سنا
اور کہا ہارون کے بیٹے نے جو ہے گا یزید ہین مشائخ میری دس سو عالمان با تقا
اون سی لکہی ہین حدیثین اور اوٹہایا علم کو پس نہین دیکہا کسی کو اون مین سی مینی بڑا
ق
ورع مین اور یاد رکہنی مین زبانی بی شبہ اور بڑائی عقل و دانش مین بہی نعمان سی فرا
ہوگیا مضمون یہان ابن حجر کا بس تمام اب سنو قاموس کی بس تم مصنف کا لکہا
صاحب قاموس مجد الدین جو ہین شافعی بوحنیفہ کی مناقب مین تو سن ای باوفا
ق
ایک مجلد اور بڑی ہی حجم کی لکہی کتاب اوس مین افضل ساری علما اور ائمہ سی لکہا
اوس امام الاولیا نعمان کو ای جان من اور کہا اوس سا نہ تہا اوس وقت مین کوئی فتا
فہم قران و حدیث مصطفے مینی کو بے آجتک ایسا ہوا آگی تو کیا ہوگا بہلا
درجہ نعمان کو پہونچی کون وہ ہین تابعی اور ورع اور زہد اور فقہ با تقا
ہین امام شافعی شاگرد شاگرد امام اور ہین شاگرد احمد شافعی کی ہین سنا
اور بخاری مسلم اور اکثر محدث اور فقیہ ہینگی شاگردان شاگردان شاگرد ای فتا
لکہتی ہین اشباہ مین اس طرح سی ابن نجیم مثل صدیق ہی امام اعظم شاہ و گدا
اجر اوسکو ایسا اور اونکا کہ جن لوگون نے بس فقہ کی تدوین کی ہی تا قیامت ای فتا
وجہ تشبیہ اس طرح لکہتا ہی حموی ای عزیز حضرت بوبکر کی بس ساتہہ نعمان کی سنا
بوحنیفہ نی کیا تدوین فقہ ای میان پہلی تہا اوسکی زبانی یاد سب کو برملا
حضرت صدیق نی بعد نبی اول سنو جمع قران مشورہ سی تہا عمر کی بس کیا
تا قیامت جو کہ بعد اونکی کرین قران جمع اجر بس صدیق کو ہم مثل اونکی ہووی گا
یونہی جو جو فقہ کو لکہین کی تا قائم قیام اجر اونکی مثل پاوین گی امام با تقا

ہی دلیل اسکی بڑی ہی حدیث معتبر
اور بعضون نی وجہ تشبیہ کی یون لکھی
مردون مین ایمان لانی مین بو بکر سُن
لکھی مکتوبات مین مجدد اپنی بیان
حضرت عیسی جب اوتر ینگی قیامت کے قریب
تین حصی بو حنیفہ کو نہ فقہ مین بجا
صاحب خانہ وہی ہین فقہ مین سب عیال
گرچہ ہی مضمون مکتوبات کا یہان اختتام
لکھا شعرانی نی بہی میزان مین اسیطرح ہی
جد اسماعیل مولانا کی جو تہی اور باپ
نام اونکا شہ ولی اللہ محدث دہلوی
وہان کے سب حالات اونکی شعرون مین لکھی گئی
اوس مین یون لکھتی ہین یا رسول اللہ کے
یعنی بہجوا دیا اور دہی بشارت صاف ق
ہی طریقہ اسی سنتہ جو موافق تر ہی وہ
جون ہی سنت جمع کی تہی زمانہ مین میری
تہی انہون نی گرچہ پہلی لکھی عقد الجید
لکھا جو تہا اجتہاد اپنی ہی اوس مین سب کو صاف
بل مسوی شرح بہی لکھی موطا کی تو لب
اب جو لیوی اجتہاد اونکی کی کوئی سند
اور دیوی چہوڑ وہ تقلید کو ای یار من
بلکہ عقد الجید مین ہی اوسکا بہی اقرار یون

یعنی من سن ہی لی ہوم القسمیہ ای فقہ
حضرت صدیق اور نعمان کی ساتہہ ای باحیا
اور اول فقہ لکہی بو حنیفہ سے نے بجا
مثل روح اللہ کی وہ اعظم کو نے ملا
حکم اونکا مذہب نعمان کی موافق ہو وہ گا
جو تہی مین ساری امہ مین شریک ای باوفا
یہ فصول ستہ مین لکھتی ہین خواجہ پارسا
پر یہی مضمون دُر ثمین ہی یارو اوس کا
اور علی قاری نی مہدی کو لکھا ہی برملا
مولوی عبد العزیز دہلوی کی تہی سُنا
جب گئی وہ روضۂ حضرت پہ پس آئی بیا
نام اونکا ہی فیوض حرمین ای با صفا
کی رسول اللہ نی مجکو دیا ہی ہن بتا
مذہب حنفی مین بی شک و شبہ اور بی ریا
سب طرق ہی سنت معروفہ کے ساتہہ ای فتا
اوس ہی یعنی مذہب حنفی ہی اوفق باہدا
اس بشارت بعد پکڑا مذہب حنفی خوب تہا
کردیا منسوخ قول مصطفے سیے برملا
مذہب اپنی کی دلائل کو وہان راجح کیا
جو تہی کی حکم سی منسوخ اونہون نے خود کیا
اونسی تہا ان شہ ولی اللہ پہ یار و کیا
برملا ہی کردیا ہی دیکہو اوسکو تم بہی جا

قول ہی حسن بوحنیفہ کی علی الاطلاق ہے — جانتی بس بینا فتوی بی شک جون چرا

پہر ابو یوسف کی ہووی قول پر فتوی مدام — پہر محمد بن حسن کی قول پر ای باوفا

بعض کہتی ہین جو ہو دی بوحنیفہ ایک طرف — مفتی کو بس اختیار اوسوقت ہی ای ہما

مسلک اول ہی اصح جب ہو نہ مفتی مجتہد — کیونکہ اعلم تہی زمانہ اپنی کا ین سنا

یہان تلک کہ شافعی نی ہی کہا مشہور ہے — فقہ مین سب لوگ عیال بوحنیفہ مین بجا

الغرض مثل امام بوحنیفہ متقی — آجتک کہا کسیکو بعد اونکی نی سنا

ظاہر و باطن کا اونکو علم تہا اے یار من — سید العلما تہی بیشک اور امام الاولیا

اونکی کشفون سی ہی گا اور کرامات نسی یہہ — جب نہ منصور ثانی شعبی سی چاہتی بس قضا

اور جانا بوحنیفہ اور سفیان و شریک — اور مسعر جو کہ تہی ان مین سی قاضی دون بنا

جب طلب انچار نکو اوسنی کیا تو وہ ہین — بولی نعمان بہاگی گا سفیان بی اے یچرا

ق

اور مسعر بن ہی بس جا دی گا مجنون ای شنبہ — اور بہانہ مین کرینگا پر شریک ای با وفا

محبہ وسکی بچی کا ہرگز یقین آتا نہین — وہ مقرر بیشی بس عہدہ قضا کا یا

آخرش جو کچہ کہا تہا اوس امام پاک نے — وو ہی کر دکہا ہوا بس ہو بہو ای باصفا

بہاگی کشتی پر سوار ہو کر کے سفیان نامدار — اور مسعر ہو گئی مجنون بی ریب و ریا

بوحنیفہ بولی بس عہدہ یکی مین قابل نہین — اس سخن کو میری گر تم جانتی ہو سچ کہا

بی لیاقت تو تو مین ثابت ہوا ای بادشاہ — اور جہوٹا اس سخن مین گر مجہی جانو ذرا

تو کرو تم غور جہوٹا ہی کہین قاضی ہوا — اور لیاقت وہ قضا کی کب رکہی ای پیشوا

ہوگئی عہدہ قضا پر آخرش بس وہ شریک — اور امام وقت کو اس ہی جلن سی شرع نی جا

کر دیا بس قید اور پہر روز نیتا تہا اونہین — کوڑون سی یہانتک ہلاک اونکو کیا یا سنا

روز دس کوڑی وہ لگواتا مگر حضرت یہ تہا — یہان تلک دی مبارک تہا ورم بس کر گیا

آپ فرماتی تہی کوڑی کہانی یہان اسان نہین — آخرت مین گرم گرزون لوہی کی سی ہی بلا

دسوین دن پوری ہوی جب سبع تو سجدہ مین کیا — کر گئی بس انتقال آخر وہ دینکی پیشوا

ثم الفتوی علی الاطلاق علی قول الامام ابی حنیفه رحمه الله علیه ثم بقول ابی یوسف رحمه الله علیه ثم بقول محمد بن الحسن الشیبانی رحمه الله علیه وقیل اذا کان ابو حنیفه فی جانب وصاحباه فی جانب فالمفتی بالخیار والاول اصح اذا لم یکن المفتی مجتهدا لانه کان اعلم زمانه حتی قال الشافعی رحمه الله الناس عیال فی الفقه علی ابی حنیفه انتهی ۱۲ عقد الجید وکذا فی الدر المختار وقال فی الشامی فافهم ۱۲ منه

بعض کہتے ہین کہ اونکو دسوین دن بس کہو
سجدہ مین سر تہا اونہون کا جو کہ وہ مظلوم آہ
جنت الفردوس مین جاکر سوئے جب جانگیر
دُیمہ سو سحری کی تہی جب وہ امام اولیا
کثرت حضرت کی جنازی پر تہی ایسی ہمہ مومن
رحمتین بہیجی خدا اونپر جناب پاک سے
دوست اونکی شاد رہوین دایم اور خوش ساکرن
اقتدا اونکا کری جو اوسکو جنت ہو نصیب
مذہب اونکا تا قیامت رہوی روشن دوجہان
روشن اونکی ہو نہ ہوون یارب مثل ماہ جادہ
جو کہ لامذہب ہین یارب اونکی ہوون روسیاہ
جتنی لامذہب ہین یارو ہین وہ منفق بے شبہ
مومنون مین ڈالتی رہتی ہین ہر طرح نفاق
اپنی وہ تحقیق کو جانین اماسون سی بہلی
کہتی ہین جتنی حدیثون پر ہین حضرت کی صریح
ہمکو ہاتہ آئی ہی حضرت کی حدیث معتبر
ہمتو بہتر جانتی ہین بو حنیفہ سے سنو
اونسی کوئی پوچہی کہ نعمان نے تو دیکہا ضرور
اور روایت بہی اونہون نے اونسے کی ہے
چار ہزار استاد تہی نعمانکی یا دتابعی
حضرت اسماعیل مولانا نہی عجب مجتہد
بو حنیفہ نی نکالی دین کی مثل پانچ لاکہہ

زہر دیگر کردیا آخر ستمگر نے ای پارسا
قید مین مسموم اور مضرور دنیا سی گیا
عمر تہی ستر برس کی اور رجب کا ماہ تہا
دار فانی سی ہوئی بس داخل دار بقا
پانچ باری جو ہوئی اون پر نماز ای پاندا
اور درجات اونکی عالی ہووین جنت مین سدا
دشمن اونکی دائما رہوین وہ با آہ وبکا
جو کہ منکر ہووی اونکا رہوی دوزخ مین وہ جا
مذہب لامذہبی رہوی نہ عالم مین ذرا
جو کہ پابند اپنی مذہب کے ہین رہتی بس سدا
جب تلک لامذہبی چہوڑین نہ بس وہ بیحیا
دین و دنیا مین وہ فتنی ڈالتی ہین بس سدا
ایک سے سو کرکے ہر ایک کو نکا دین بیحیا
اور بہتر کا وہ ملعونہ بنین سے ابتدا
اور ائمہ اپنی عقلو نیز وہ جلتی ہین سدا
اور نہ ہاتہ آئی ائمہ کو بہی چون و چرا
حضرت اسماعیل مولانا کو بی شک وریا
سات اصحاب نبی کو اپنی آنکہون سے بچا
درجہ اسماعیل مولانا کا بہتر کیون ہوا
حنبل شاگرد اونکی تہی بس مجتہد ای پارسا
اور استاد اونکا تبع تابعین بہی کوئی تہا
اور یحییٰ حج کئی بیت خدا کی ہی فنا

روز رشت اسکی ہے رد مین ہی ہین بجا
فضل نعمان مین لکہی اخبار جتنی ہین تمسنو
اسکو اجماع علیہ فاسق لکہتے ہین سب برملا
اور وہ اخبار لکہنے والی ہین جو سب لکہو
صاحب در اور خوارزمی وصدہا باتقا
جبکہ یہ فاسق ہوی تو انکا لیا بی عتبار
جو کتب سی انکی کوئی لے روایت یا ما
اور جو لکہی گا ایسونکی کتب سی مسئلے
وہ بہی ہوجاویگا فاسق بی شبہ سنلو ذرا
آج کل کے لامذہب ایہ در سی کیون لین مسئلہ
بلکہ ایسونکی کتب کو چہوڑ دین وہ ماجرا
صاحب در فاسق اجماعی ہے
اوسکو انکی ہی برابر
جیسے سے ان صاحبونکو آج کل کے برملا
فاسق کبری ہی نہ تہی انکی برابر
سکے سب فاسق ہوین باقی رہی یہ مسئلہ
آج کل کے لامذہب

حضرت اسماعیل نے کتنی نکالی مسئلے
شافعی و مالک و حنبل وغیرہ سیکڑون
تابعی مداح اون کی اور جمیع تابعین
اونکی سب تعریف کرتی آئی ہین پس لیے سخن
حضرت اسماعیل آنکھونکی ہماری روشنی
شافعی و مالک و حنبل سی بہی بڑکر تہی
وقت کی وہ تہی مجدد بی شبہ برای عیان
وہ صدی گیارہوین کی تہی مجدد متقی
فضل خدائی کا اگر حیلہ کرو ای دوستو
پہر کیا تمکو کہین افضل ز اسماعیل جے
جوکری فرق مراتب تو ہی ہی مسلم نژاد
مرتبہ مین سب صحابی بہی برابر جو نہ تھے
جبکہ حضرت مصطفے فرما گئے ہون قرن قرن
پہر سیوم دویم سی اور دویم قرن اول سی کم
کب ہی عثمان و علی بہتر ز بوبکر و عمر
گر علی سی ہوتی بہتر معاویہ یا اور کوئے
اب کہو جو تابعی و مجتہد ہووی بہلا
یعنی بہتر بوحنیفہ تابعی سی کیون کہ ہو
اوس سی بہتر مالک و یوسف محمد شافعی
پہر بخاری اور مسلم اور اصحاب سنن
کیونکہ اوستادان اوستادونکی ہین سب خوشہ چین
پہر جو ہوین خوشہ چین حضرت عبد العزیز

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم

اور جج بہی کی کئی بیت خدا کے برملا
عالم دین اونکی باوج ہوتی آئی ہین سدا
اور محدث او مفسر او [illegible] کے پیشوا
اور مناقب اونکی مین لکھین کتابین برملا
پر نہ بڑہ کر بوحنیفہ سے تو کیا ای باوفا
جو رہی مداح یار و بوحنیفہ کے سدا
احمد سرہند کو تہا قرب حضرت مصطفا
یہ صدی تیرہوین کی تھے مجدد بالقا
تو تو بعضے بات مین بہتر ہوا اون سی تم سنا
اور کرین ہم تم مین اون مین کچھ نہ فرق ای باحیا
برخلاف اوسکی جو ہو ہووی وہ زندیق ای فتا
مجتہد افقہ و اعلم اون مین ہوتی پیشوا
اول و دویم سیوم کا صاف بس ای بارسا
کیونکہ بہتر ہووی اور قول نبی مانا بجا
ورنہ اس طرح خلافت ہوتی ثابت او بجا
تو علے کو کیون خلافت ملتی بس ای پارسا
بہتر اوس سی اس قرن کا کیونکہ عالم ہووےگا
اس زمانہ کا وہ غیر مجتہد عالم بھلا
اور احمد ابن حنبل اور سفیان کوئی نہ تہا
کب برابر ہو سکین وہ بوحنیفہ کے بہلا
حضرت نعمان کی شاگردونکی بی ریب و ریا
اور خود بہی کہتی ہو وین ہم مین اونکی خاک پا

اونکو بہتر کیونکہ جانین ہم زشتہ عبد العزیز
جو برابر بوحنیفہ کے مقلد ہے نہون

گرچہ وہ ہو وے بڑے ہی یا وہ ہون جاہل العزیز
الغرض لامذہبون کی صحبتون سی تم مدام

گرچہ قسمین کہا کہین ہم تو ہنین ہین لامذہب
کیونکہ بہائی رافضیونکی ہین ساری لامذہب

فرق ان مین اون مین اتنا رہ گیا ہی ای عزیز
ایک کی تقلید وہ بہی ہین ہنین کرتی سنو

وہ بہی بارہ مین سی جسکے قول کو جب جانین
بوحنیفہ سی وہ جلتی رہتی ہین دایم سنو

وہ تقیہ کر کہین ہمتو تبرائی ہنین
وقت کی حضرت کی مشرک حشر مین ہوینگی لون

پہر کیا اونکو خدا اس کہنی پر دیگا چہوڑ
اور یوہنین رافضی ہی سب اصحاب نبی

دو ہین داماد نبی اور دو ہین خسر لا کلام
پر نہ وہ ہین چہوڑتی سب صحابہ اور نہ وہ

پہر کبہو کیونکر نہ کہوین رافضی اونکو سنو
بدعتی کہا کہا قسم کہوی کہ ہین بدعتی ہنین

اور فاسق فسق کرتا رہوی جو اعلان سے
پہر بتاؤ جب تلک یہہ لوگ ان افعال سی

بس اسطرح سی ہی لامذہبون کا حال وقال
جب تلک لامذہبی کی یہہ ہی چہوڑینگی نہ فعل

جو نکہین تقلید کو واجب مخیرا ای فتا
اونکو جو بہتر کہی نعمان سی وہ ہیگا گدہا

اونکی صحبت سے ہمیشہ بچا تو ای بابسا
بچی رہنا ای عزیز و مرتی دم تک برملا

مانتا تم ایک ہی اونکا نہ یہہ مکر و دغا
جیسی وہ جہوٹی ہین یہہ بہی ویسی ہی ہین بچیا

وہ بناتی بارہ اور دشمن یہہ امام وغا
انکا ہی یہہ ہی تو حال وقال بس ای یار بہا

یہہ بہی ہین سچے جانین قول جبکا لین سنا
ہین اسطرح سی یہہ بہی جلتی اونسی بس سدا

کر تقیہ یہہ کہین ہے بوحنیفہ پیشوا
تہی قسم اللہ کی مشرک ہنین ہم برملا

اور داخل اونکو جنت مین وہ کر دیگا کیا
کرتی رہتی ہین گئے اور کہتی ہین وہ سب ای فتا

دو نو دلیان مصر کی ہین ہم کہین کسکو برا
تعزیہ کی اور الم شدیکی یو جابجا

جب تلک چہوڑین نہ وہ افعال بد اپنی بہلا
اور کرتا رہوی بس دن رات وہ بدعت سدا

اور کہی کہا کر قسم فاسق ہنین مین برملا
ہون نہ تایب کیونکہ پہر انکو کہا جاوی بہلا

کرتی کچہہ ہین کہتی کچہہ ہین دیکہا بہی چون وچرا
اور تبرا یہہ امامون کا نہ چہوڑینگی سنا

ق

ق

منکرون کی ساتہہ ہوکر آپ منکر بن گئی

تابعیت کی امام باہدا کی باخلاص

اور تقلید یہہ ہووینگی کسی بس ایک کے
جب تلک کہلاوینگی بی شک یہہ لامذہب ہوں
کیونکہ تقلید معین کا سنو ای دوستو
کوئی مستحسن اوسی بتلاتا ہی اور مستحب
کوئی ثابت کر رہا اجماع ہی ای ہمدمو
متفق سب ہینگی اسمین جو کہی تقلید خاص
جسکے اچہی ہوئی ہین ہو اتفاق علماء کا
کرتی قاسم ہین اصولیونکا بس اجماع نقل
ابن بر بہی کہہ رہی نوہین ہین جو ہین مالکی
اور علی قاری بہی واجب ہین لکہتے ایعزیز
اور کہا شاہ ولی اللہ نی عقد الجید مین
بیشک عامی جس مذہب کا ہو نہین جاہیئے
آخری تحقیق یہہ اونکی ہی عقد الجید مین
اور وہ انصاف بی انصاف مین لکہتی ہین یعن
بعد دو سو برس کی تقلید یک مذہب ہوئے
کیمیا مین اور احیا مین غزالی نی سنو
صاحب بحر و علی و شیخ و شعرانی نی بہی
چاہی گر تو سب عبارات کتب تو جان من
ایک مذہب چہوڑ نیوی دوسری مذہب سی جو
واسطے ایسی کی ہی تعزیر شرع مین سنو
یعنی ایک مذہب سی جاوی جو دوسری مذہب مین جو
کیونکہ اس ایام مین ہندوستان مین ہی ہی فی ہندا

جا اماموں مین سی جبتک مسئلے بس ای ہا رسا
اور برادر رافضیونکی بہی بس ای باتفا
حکم کرتی آئی سب علما مین لی جون وچرا
کوئی اوسکو ہی ضروری کہ تما با خدا
واجب اوسکی ہوئی ہین دیکہو کتابین تم ذرا
ہینگی بدعت بی شبہ مردود وہ گمرہ ہوا
اوسکو جو چہوڑی فسادی ہی وہ لامذہب برا
بحر والہی رسائل زینیہ مین کہہ رہا
دیکہہ لو تم بس مسلم کو ذرا آنکہین نوا
اور استمرار مذہب پر ہی لکہتے ہین سنا
کی مرجح نزد فقہا اسطرح جیسے ہے بجا
کہ وہ وان مذہب سے ہو وہی بس مخالف فنا
حساب ہو کچہہ شبہ اوس مین جاکی وہ دیکہی ذرا
برس دو سو تک تہی تقلید یک مذہب سنا
اس زمانہ مین ہی واجب ہی یاروا و نجا
صاف ہی واجب ہی تقلید معین کو بکا
التزام مذہب واحد کا واجب ہے لکہا
دیکہہ لی تو نیر حق کو تک ذرا آنکہین نوا
اور تلاعب وہ کری مذہب مین جسمین جی فرز
تاکہ بس باز آوی ان حرکات سی وہ بہیا
لکہتے ہین تعزیر اوسکے واسطے فقہا سنا
ورنہ ہووی ہی الہوفی الدین اسکو تم بانو کہلا

یونہی لکھا درمختار مین اور شامی مین او حموی مین بھی
اور میزان او رقنیہ مین بھی ہی تو دیکھ جا

اور سراجیہ مین اور ہندیہ مین بھی ای عزیز
واسطی السیون کی ہی تعزیر کا فتوی دیا

عالمگیری ... کو تو اس جگہہ
اور وہ مذکور کر پہلی جو تو تھا کر رہا

صاحبین بو حنیفہ اور زفر عالی مقام
جنکی کوشش سی جہان مین مذہب ان چلا

شافعی ادریس مالک اور احمد مجتہد
اور محدث اور مفسر سب مین دینکی پیشوا

رافضی اور خارجی ہو کر کی دوزخ مین ہے
آل اور اصحاب کو جو کوی کہوی سب برا

سب کری جو عالمان باعمل کی ہی بیان
اوسکو کس طرح ملی پہر آہ یہان راہ ہدا

جو ہدایت کی سبب ہین اونکا جب منکر ہوا
پہیر راہ راست کیونکر اونکو مل جاوی بھلا

وارثان انبیا ہین عالمان باعمل
یہہ احادیث نبی مین ہی مضمون ہی پڑہا

حق سی ورثی رہتی ہین عالم ہی بار و مدام
آیت قرآن سی ہی یہہ صاف اور واضح کہلا

سنت نبوی انہی سی ہنگی جاری ای عزیز
فسق و بدعت جہد سی انکی ہی دنیا سی مٹا

جیسی اسماعیل صاحب اور عبد الحی فقیہ
مولوی اسحق و محبوب علی یار رسا

اونکی وعظ و پند سی عالم ہوا ایمان فیضیاب
کفر و شرک و معصیت سی تائب ہر ایک ہوگیا

ایک اندہیر پڑ رہا تہا خلق مین اضلال کا
ابتدا سی انکی روشن سارا عالم ہی ہوا

ایک کی بس بن رہی ہی سینکڑون معبود یہان
انکی برکت سی موحد ہوگیا ہر ہر فتا

ق

حضرت خیر الوری انکی ہین کرتی یہہ صفت
ہی بزرگی انکی عابد پر سنو یارو ذرا

جیسی میری ہو بزرگی بس تمہاری ایک پر
وہ جو ہو تم بیچ یارو ایک ادنی سا فتا

جو کہ عالم باعمل ہین وہ ہی بیشک ہین سنو
وارث علم الٓہی اور ورثہ انبیا

مصطفے کے امتے عالم جو ہین بس دینکا
ہین بنی یعقوب کی اولاد کی سی انبیا

ہی شیطان پہ ہیگا سخت تر عالم فقیہ
عابد و زاہد سی جو ہو وین ہزار ای پارسا

تجکو بہتر لاکہہ پڑہنے سے ہی ای عزیز
ایک آیت گر کتاب اللہ سی تو دیوی سکہا

ق

اور گر تو بس سکہا وی علم سی ایک بات بہن
ہو عمل اوسپر و یا نہ ہی وہ بہتر پر ملا

پر بہتی سی سب لاکہہ زہرت کی یہہ حضرت نی کہا
ہی فقیہون نی کہا اس طرح سی ای مہربان
ملکہ جو پا بوس کو عالم کی کہوی ناسزا
ہی یہہ قول معتبر آثار مین ای مومنو
پیروی سی انکی روز حشر کو جنت ملے
جبکہ لائی جاوین محشر مین شہیدونکی لہو
جو پڑہی عالم کی پیچھی پس نماز ای جان من
موت آسان تر قبلہ سمجھے ہے یار موت سے
شہر مین عالم ہو ایسا جیسا امت مین نبی
دوستی اُنسی کرین جو ہو وین وہ اصحاب خلد
عاجز مسکین کو یارب تو صحبت اُنکی دیے
اسکی ساری ہی قصورونکو تو کر دی بس معاف
مرتی دم تک ذکر نیر الب یہہ جاری اسکی ہو
قبر مین منکر نکیرون کا جواب آسان ہو
دغدغہ محشر کا جسدم ہووی تخت [illegible]
نامۂ اعمال جسدم اوس جگہہ بٹنی لگین
جب ترازو عدل کی رکہی وہان جا وی عیان
پلصراط اوپر سی گذری مثل برق یکدم مین یہہ
جنت الفردوس مین ہو اسکی رہنی کی جگہہ
عیش سب وہانکی ہمیشہ اسکی کرنا تو نصیب
اسکی ماں باپ ور پیر و استاد و شاگرد و مرید
عیش اور آرام سی یارب ہی باہم دوق تمام

ہی اب ذرکو یہہ جو لازم ہو روایت اب سنا
جو کہ عالم کی کری توہین وہ کافر ہوا
فقہ کی روسی ہی وہ بہی آدمی یارو برا
لوگ جو بن جوان پہرتی ہو ترک عالم فنا
اور نافرمان کو انکی نار دوزخ کی سزا
ہو وہی غالب دشمنائی انکی اون پر بلا
گویا اونسے وہ کیا یہہ جہی نبی کی اقتدا
ایک عالم کی یہہ کہتی ہین محمد مصطفا
دیکہنا عالم کو بہی یارو عبادت ہی کہا
اُنکی اعدا کی جگہہ رسنے کی دوزخ کی سزا
تاکہ یہہ بہی ہو وہی داخل مجلس خیر الورا
تا نہ رسوا ہو وہی اون بد جو سے بد روز جزا
ہو روانہ پیاسی تیر انام ہی جپتا ہوا
غرفہ جنت کہلی اسکی لئی وان پر ملا
اسکو وہانکی سختیون سی تو بچانا ای خدا
اسکی دائین ہاتہہ مین ملجاوی یہہ ہی مدعا
نیکیونکا اسکا پلہ تو وہان دیکہو جہکا
ہو شفاعت اسکی حق مین مصطفی کی یا خدا
اور ملی بس وہان شراب با طہور اسکو یا
حور و غلمان کوثر و تسنیم اسکو ہو عطا
اور جتنی اقربا و دوست ہوں ہین سدا
رہوین جنت مین وہ سب مغفور ہو کر برملا

الہی اس عاجز کو تو مت دی کبھی ہرگز ملال
رہوی دنیا مین یہہ جب تک ہوی باامن و امان
ہو نصیب ... یارب عمر بھر اسکی کبھی
اہل و اولاد اسکی ... داہم شادمان
مقصد اسکی دین و دنیا کی سبہی برآوین زود
... سی دیکر نجات اسکی ای رب
... نسبت اپنا ای ودود
اسا سامان ہو عطا اسکو تیری سرکار سے
ہند سی چلکر یہہ پہونچی جا کی در دار الامان
مسکن و ماوا اسکا کر اسکا مدینہ ای میان
قبر اسکی ہو بقیعہ مین ای یہہ شوق ہی
جب تلک پہونچی مدینہ مین نہ یہہ اے کبریا
جب ... مین حضرت نبی محشر کے جانب دربشر
بعد حشر و نشر کے بس جنت الفردوس مین
عاجز مسکین یارب ہی تیرا بندہ غریب
صحت و آرام سے دایم رہی دنیا مین یہہ
مفلسی اسکی کو کہو دی بہر شاہ منبر قلیت
بدل رنج و غم کے اسکو کر عنایت اب خوشی

ہی یہی درخواست اسکی تجہہ سی یارب التجا
چین سی گذری ہمیشہ اسکی بہر مصطفا
اسکی غیب الغیب سی ہوتی رہی حاجت روا
اور عدو اسکی ہمیشہ رہوین غمگین بحیا
ہی یہی تجہہ سی ہمیشہ اسکی بس یارب دعا
دی پہنچا ملک عرب مین جلد اسکو ربنا
اور زیارت روضہ پر نور کر اسکو عطا
اہل و اولاد اپنی کو لیکر یہہ ہووی چل کہڑا
اور بسی اس شہر مین وہ جو ہی شہر مصطفا
یہہ ہووی جنتی رہی دایم وہان ہی ربنا
جسم اسکا ہووی بس خاک مدینہ ای خدا
تب تلک آوی نہ اسکی موت ہی یہہ ہی دعا
یہہ ہی ہمراہ نبی ہو اوسکہڑی بس چل کہڑا
پہونچی پکڑی دامن شاہ رسل یہہ بر ملا
اسکی بر لا ساری ... ساری علا
آبرو عزت اسکی رہوی در ہر دوسرا
کسکے در پر جاکی مانگی تجہہ سوا بندہ تیرا
تاکہ اپنی عمر بہر شکر اسکا یہہ لاوی بجا

اسکی نور چشم ... جہان سے ہے
زندہ رکھیو ... ت ... شریف

دین و دنیا کا اسی کو چین یارب دیجیو
اور بڑہا نا نسل کو میری تو اس سے برملا

یہہ مناجاتین آلہی میری سب ہوین قبول
اور بر آوین سبہی درخواست میرے مدعا

لاکہوں صلوات اور کرورون بحد و بعید عدد
رات دن یارب ہوون نازل بر محمد مصطفےٰ

قطعۂ تاریخ قصیدہ مناقب ابرار از نتائج افکار عاجز شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بتاریخ ۲۹ ذیقعد یوم چہارشنبہ ۱۲۸۱ھ ہجری نبوی تیار گشت

فضل مولیٰ سے حبیب ... ا ... کو
ہو چکا جس رسالہ یہہ تیار

سوچی عاجز نے اسکی جب تاریخ
ہاتف غیب بول او مبارکباد

از سر کلمۂ حق و انصاف
خوب لکہا مناقب ابرار
۱۲۸۱

قطعۂ تاریخ طبع از عاجز شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

فضل سے اللہ کے اے دوستو
جب رسالہ ین کی یہہ چہاپا گیا

[illegible] ندار اسکا سخن | جو کہ تہا دین دار [illegible] با حیا
[illegible] و بدعتی و خوار | اوسکا چہرہ سرخ غصہ سے ہوا
[illegible] سنو | قیمت اسکے مین لگا دل دینی آ
طرز اسکے [illegible] خوش لگے | فاجر و جاہل سگے سب کہنے برا
اوس مین سی اسکی مقابل ایک نے | ایک تبرا نامہ ہی چہپوا دیا

سال تاریخ اسکی طرز نو ہی دیکہہ
تاکہ اسکا ہے تجہے آوے مزا

الحمد للہ و المنۃ کہ رسالہ مناقب ابرار از تصنیفات مولوی عاجز شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالی در مطبع فیض احمدی باہتمام شیخ احمد در شہر دہلی بار دوم مطبوع طبایع خاص و عام شد

تمت فقط